حلال کمائی کی اہمیت وفضیلت

یونس فردوسی

جب تک جسم اور جان کا رشتہ قائم ہے ہر جاندار عالم رنگ وبو کے وسائل کے حصول میں کوشاں رہتا ہے حتی کہ نباتات بھی ہوا'روشنی اور نمی کی خاطر متحرک رہتی ہیں۔ طبعی ضروریات کے لحاظ سے عام مخلوقات میں کوئی فرق نہیں البتہ بنی نوع انسان جس قدر ترقی کرتا ہے'اس قدر اس کی ضروریات زندگی کا دائرہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ انس وجن کو قیامت کی جواب دہی کے ناطے تول تول کربات کرنا اور پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے۔ یہی حد امتیاز ہے انسان اور حیوان میں' مسلم اور کافر میں'متقی اور فاسق میں واضح فرق کرتا ہے۔

فلاح اخروی کے لئے عقیدے کی درستی کے بعد وسائل حیات کے برتنے میں حلال وحرام کا فرق اہم ترین وسیلہ ہے کیونکہ ﴿وماخلقت الجن و الا نس الا لیعبدون﴾(الذاریات ۵۶) کی رو سے تخلیق انسانی کا اصل مقصد خالق حقیقی کی عبادت ہے اور عبات کی قبولیت حلال روزی کے استعمال پر منحصر ہے۔ اسلام نے حلال کمائی کی بڑی تاکید کی ہے اللہ تعالی کے نبیوں'رسولوں اور نیک لوگوں نے ہمیشہ حلال طریقہ سے روزی کمائی ہے۔

حرام ذریعہ سے روزی حاصل کرنا ہر خاص وعام کے نزدیک بہت ہی برا ہے اور حلال کمائی کی بڑی فضیلت ہے کیونکہ دین ودنیا کی سعادت اسی میں پوشیدہ ہے۔ حلال کمائی کرنے والا سب کی نظروں میں محبوب ہے اور اللہ تعالی بھی اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے اور حرام کھانے والے سے سخت نفرت کرتا ہے اور اسکی کوئی عبادت قبول نہیں کی جاتی۔ اس لئے اللہ تعالی نے فرمایا:﴿یا یھاالناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا﴾(البقرہ آیۃ۱۶۸)"اے لوگو تم زمین کی چیزوں میں سے حلال وپاکیزہ کھاؤ"۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم ﷺ کے سامنے یہ آیت پڑھی تو سعد بن ابی وقاص کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے۔ یارسول اللہ ﷺ! اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے مستجاب الدعوات بنادے۔ فرمایا سعد!پاکیزہ روزی کھاؤ مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک حرام لقمے سے' جسے انسان اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور جس بندہ کا گوشت حرام سے پلا ہو جہنم کی آگ اس کے لائق ہے۔(الطبرانی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ "(شعب الایمان بحوالہ مشکوۃ ۲۴۲)"حلال روزی کا طلب کرنا اللہ کے فریضہ کے بعد خود ایک فرض ہے"۔ یعنی فریضہ الہی ادا کرنے کے بعد حلال کمائی کی جستجو کرنی بھی بہت ضروری ہے اس لئے کہ سب عبادتوں کی قبولیت کا دارومدار اسی پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا":ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا و ان اللہ امر المومنین بما امر بہ المرسلین" فقال ﴿یایھاالرسل کلوا

من الطیبات و اعملوا صالحا ﴾وقال الله تعالی ﴿یا یها الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم ﴾ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیه الی السماء "یارب یارب"ومطعمه حرام و مشربه حرام و ملبسه حرام و غذی بالحرام فانی یستجاب لذلك "(مسلم کتاب الزکاۃ۷/۱۰۰) یقیناً اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے اللہ نے جو حکم نبیوں اور رسولوں کو دیا ہے وہی مسلمانوں کو بھی دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا "اے رسولو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو"۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے "اے ایمان والو ان پاک چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں"۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے پراگندہ حال، گرد آلود ہے، اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے "اے میرے رب! اے میرے رب" (یعنی گڑگڑا کر دعا مانگتا ہے) حالانکہ اسکا کھانا حرام ہے پینا حرام ہے اور اسکا پہننا حرام کا ہے اور مال حرام سے ہی اسکی پرورش کی گئی ہے تو اسکی دعا کس طرح قبول کی جائیگی۔

معلوم ہوا کہ دعا اور عبادت کی قبولیت حلال روزی کے استعمال پر موقوف ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ دعا کے دو بازو ہیں ایک اکل حلال، دوسرے صدق مقال، یعنی حلال و پاکیزہ کمائی اور سچ بولنا۔ سچائی اور پاکیزہ کمائی جنت میں لیجانے کا ذریعہ بنتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "من اکل طیبا و عمل فی سنة و امن الناس بوائقه دخل الجنة" (مسند احمد ۲/۱۷۷) جس نے پاکیزہ کمائی کھائی اور سنت کے مطابق کام کیا اور لوگوں کو اپنی ایذارسانی سے امن میں رکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حرام مال استعمال کرنے سے عبادت قبول نہیں ہوتی، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "من اشتری ثوبا بعشرة دراهم و فیه درهم من حرام لم یتقبل الله عزوجل له صلوة مادام علیه" (مسند احمد ۲/۹۸) جس نے دس درہم کا کپڑا خریدا اور اس میں ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک وہ کپڑا اسکے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اسکی نماز قبول نہیں فرمائیگا۔ اور حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ جس کے پیٹ میں حرام کا ایک لقمہ گیا اللہ تعالیٰ اسکی نماز قبول نہیں فرماتا۔ (احیاء العلوم)۔

لہذا کھانے پینے میں حلال و حرام کا خیال رکھنا اشد ضروری ہے کیونکہ حرام مال سے پلا ہوا گوشت جہنم میں جلایا جائیگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لن یدخل الجنة لحم نبت من سحت (دارمی ۲/۴۰۹) وہ گوشت جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگا جو حرام مال سے پلا ہو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا "انه لا یربو لحم نبت من سحت الا کانت النار اولی به (ترمذی ۲/۵۱۳ حسنہ الترمذی و صححہ الالبانی) بیشک جو بھی گوشت حرام غذا سے بنتا اور بڑھتا ہے جہنم کی آگ ہی اس کے لئے زیادہ لائق ہے۔

آج کل کے مادی دور میں عام لوگوں کا رجحان بہر صورت دولت جمع کرنے کا ہے ہم میں سے ہر ایک کیلئے ضروری ہے کہ کھانے پینے اور کمائی میں حلال و حرام کا خیال رکھا جائے۔ کہیں وہ زمانہ نہ آیا ہو جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا ہے "یاتی علی الناس زمان لا یبالی المرء ما اخذ امن الحلا ل ام من الحرام "(بخاری شریف کتاب البیوع ۳۴۴/۴/۷)لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی کو اسکی پروا نہ ہوگی کہ روزی حلال طریقہ سے کمائی ہے یا حرام سے۔

اور جو لوگ حرام روزی کھاتے ہیں وہ اللہ پاک کے نزدیک مبغوض ترین ہیں 'ان سے قیامت کے دن سخت باز پرس ہوگی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"ماتزال قد ما عبد یوم القیمة حتی یسئل عن اربع عن عمره فیما افناه و عن شبابه فیما ابلاه و عن ماله من این اکتسبه و فیم انفقه وعن علمه ماذا عمل فیه "(ترمذی ابواب القیامة ۵۲۹/۴ حسنہ الالبانی) قیامت کے دن بندے کا قدم ہٹ نہیں سکتا جب تک چار چیزوں کی پوچھ گچھ نہ ہو جائے 'عمر کہاں گنوائی 'جوانی کہاں برباد کی 'اور مال کو کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جو علم سیکھا تھا اس پر کسقدر عمل کیا ؟

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا"دنیا سر سبز اور شریں ہے جو حلال ذریعہ سے کماتا ہے اور مناسب اور جائز جگہ خرچ کرتا ہے اللہ اسکو اچھا بدلہ دے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا اور جو حرام طریقہ سے کماتا اور خرچ کرتا ہے تو اسکو ذلیل جگہ رکھے گا اور بہت سے لوگ اللہ اور رسول ﷺ کے مال کو ناحق ہڑپ کرتے ہیں وہ قیامت کے دن آگ میں ہونگے (بیہقی 'ترغیب ۵۵۲/۲)

حرام مال میں سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالی پاک ہے صرف پاک وصاف ہی کو قبول فرماتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"لاتقبل صلوة بغیر طهور ولا صدقة من غلول"(بخاری تعلیقا ۳۲۶/۳ مسلم ۱۰۲/۳)بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

اسی لئے حضرت سفیان ثوری نے کیا ہی خوب فرمایا"من انفق من الحرام فی طاعة الله کان کمن طهر الثوب النجس بالبول"(احیاء العلوم) جو شخص اللہ کی اطاعت میں حرام مال خرچ کرے اسکی ایسی مثال ہے کہ وہ ناپاک کپڑے کو پیشاب سے پاک کرے۔اور یہ ظاہر بات ہے کہ ناپاک کپڑے کو پاک پانی ہی پاک کر سکتا ہے اس طرح گناہ کو حلال مال ہی صاف کر سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا"ان الله قسم بینکم اخلاقکم کما قسم بینکم ارزاقکم وان الله یعطی الدنیا من یحب و من لا یحب ولا یعطی الدین الا من یحب فمن اعطاه الله الدین فقد احبه والذی نفسی بیده لا یسلم العبد حتی یسلم قلبه و لسانه ولا یو من حتی یا من جاره بوائقه - قال غشمه و ظلمه و لا یکسب عبد مالا حراما فیتصدق به فیقبل منه ولا ینفق فیبارك له فیه ولایترکه خلف ظهره الا کان زاده الی النار وان الله تعالی لایمحو السیء بالسیء ولکن یمحوالسیء بالحسن و ان الخبیث لا یمحو الخبیث"(مسند احمد ۳۸۷/۱)اللہ تعالی نے تمھارے درمیان میں چال چلن و عادت کو اسطرح بانٹ دیا ہے جس طرح تمھاری روزیوں کو آپس میں تقسیم کر دیا ہے اللہ تعالی دنیا اپنے پسندیدہ اور ناپسند سب بندوں کو دیتا ہے اور دین تو صرف اپنے

دوستوں ہی کو عنایت فرماتا ہے۔ جسکو اللہ تعالی نے دین دیدیا اسکو اپنا پیارا دوست بنالیا ہے۔ اللہ کی قسم بندہ اس وقت مسلمان ہو سکتا ہے جب اسکا دل اور زبان مسلمان ہو جائیں اور ایماندار اسی وقت ہو سکتا ہے جب اسکا پڑوسی اسکے ظلم اور تکلیفوں سے امن میں رہے' اور جو شخص حرام کمائی کر کے صدقہ خیرات کرے تو وہ صدقہ اللہ کے نزدیک قبول نہیں ہوگا۔ اور جو خرچ کیا جائے تو اس میں برکت نہیں ہوگی۔ اور جو اپنے مرنے کے پیچھے چھوڑ گیا تو وہ مال اسکے لئے جہنم کا سامان ہوگا۔ اللہ تعالی برائی (گناہ) کو برائی (حرام) سے نہیں مٹاتا البتہ برائی کو بھلائی سے معاف کر دیتا ہے اور ناپاک چیز ناپاک چیز کو نہیں مٹاسکتی۔

حرام سے بچنا اعلی درجہ کی عبادت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا": **اتق المحارم تكن اعبدالناس و ارض بما قسم الله لك تكن اغنى الناس و احسن الى جارك تكن مو منا و احب للناس ماتحب لنفسك تكن مسلما و لا تكثر الضحك فان كثرة الضحك تميت القلب** (ترمذی ابواب الزہد ۸/۴ ۷ ۴ وحسنہ الالبانی) حرام سے بچو سب سے زیادہ عابد بن جاؤ گے۔ راضی بہ قضاوقدر رہو گے تو سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔ اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ بھلائی کرو تو کامل مومن ہو گے۔ اور جو اپنے لئے چاہو وہی لوگوں کیلئے چاہو تو کامل مسلمان بن جاؤ گے۔ زیادہ مت ہنسو اسلئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے۔

حرام سے مکمل اجتناب کے لئے شک وشبہ کی کمائی سے بھی بچنا ضروری ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور حلال و حرام کے درمیان میں شبہ والی چیزیں ہیں جنکو بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ وہ حلال ہیں یا حرام۔ جو شخص شک وشبہ والی چیزوں سے بچا' اس نے اپنے دین کو بچالیا۔ اور جو ان شبہ والی چیزوں میں پڑ گیا تو اسکی مثال اس چرواہے جیسی ہے جو شاہی چراگاہ کے پاس اپنے جانوروں کو چرائے۔ خدشہ ہے کہ کوئی جانور اس میں گھس جائے۔ خبردار ہر ایک بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے۔ جس میں دوسروں کے جانوروں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی۔ سن لو! اللہ تعالی کی چراگاہ زمین میں اسکی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ درست رہے تو سارا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ سن لو وہ "دل" ہے (بخاری کتاب الایمان ۱/۱۵۳` صحیح مسلم ۱۱/۷ ۲)

ہمیں چاہئے کہ ہم ہمیشہ محتاط رہیں کہیں ہمارے کھانے پینے اور کمائی میں کوئی حرام اور شک وشبہ والی چیز تو نہیں؟ اگر ہم اللہ کے خوف سے شک والی چیزوں کو چھوڑ دیں تو یہ نیک عمل شمار ہوگا اور اگر بے احتیاطی سے شبہ والی چیزوں کو استعمال کریں تو حرام کے ارتکاب کا خطرہ منڈلاتا رہے گا۔ اصل شیوہ مومن یہی ہے کہ شک وشبہ والی چیزوں کو بھی چھوڑ دیا جائے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "**دع مايريبك الى مالا يريبك**" (بخاری تعلیقا ۴/۴۱ ۳' ترمذی ابواب القیامۃ ۶/۴ ۷ ۵) یعنی شک وشبہ والی چیزوں کو چھوڑ کر وہ کام کرو جس میں شک وشبہ نہ ہو۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ تم افضل عبادت سے غافل ہو جس کا نام حرام سے بچنا ہے اور حضرت ابن عمرؓ فرماتے

ہیں کہ اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمان کی طرح جھک جاؤ اور روزہ رکھتے رکھتے چلے کی طرح دبلے ہو جاؤ تب بھی اللہ تعالی تمہارے یہ اعمال قبول نہ کرے گا جب تک حرام سے نہ بچو گے۔

یحی بن معاذ فرماتے ہیں کہ اطاعت الٰہی اللہ کا ایک خزانہ ہے اور اسکی کنجی دعا ہے اس کنجی کے دندانے حلال لقمے ہیں

سہل تستری فرماتے ہیں کہ آدمی ایمان کی تہ کو نہیں پہنچتا جب تک اس میں چار خصلتیں نہ ہوں اول فرائض ادا کرنا سنتوں کے ساتھ 'دوم حلال کھانا پرہیز گاری کے ساتھ 'سوم ظاہر و باطن کی ممنوعات سے بچنا' چہارم ان باتوں پر موت تک جمے رہنا' اور فرمایا کہ جو کوئی یہ چاہے کہ صدیقوں کی علامتیں اور اس پر روشن ہو جائیں تو چاہیے سوائے حلال کے اور کچھ نہ کھائے اور سوائے سنت اور ضروری امور کے کوئی کام نہ کرے۔(احیاء العلوم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اربع اذا کن فیک فلا علیک ما فاتک من الدنیا: حفظ امانة ' و صدق حدیث و حسن خلیقة ' وعفة فی طعمة"(مسند احمد ۲/۱۷۷)جب تم میں یہ چار باتیں موجود ہوں گی تو دنیا کے چھوٹ جانے سے کوئی حرج نہیں 'امانت کی حفاظت 'بات کی سچائی' اچھی عادت 'اور کھانے پینے میں پاکیزگی 'یعنی حلال روزی۔

اللہ تعالی ہمیں پاک و حلال چیزیں کھانے اور کھلانے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

☆☆☆☆☆☆☆

روزے کے ثمرات

1- روزے سے ایمان کی از سر نو تازگی و شادابی ہوتی ہے۔
2- روزہ ایک پوشیدہ عبادت ہونے کی وجہ سے روزہ دار ریاکار نہیں ہوتا۔
3- یہ انسان میں صبر کا مادہ پیدا کر کے خواہشات پر قابو پانے کی اہلیت پیدا کرتا ہے۔
4- اس عبادت میں اللہ کی نعمتوں کی قدر معلوم ہوتی ہے جس سے شکر کا جذبہ ابھرتا ہے۔
5- یہ انسان میں ہمدردی اور غم خواری کے جذبات ابھارتا ہے۔
6- روزہ اکثر و بیشتر حالات میں انسانی صحت پر خوشگوار اثر پیدا کرتا ہے۔

(ابو محمد)